مسلکِ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ

بمقابلہ

مسلکِ بریلویت

بحوالہ ہدیہ بریلویت صفحہ ۳۸ تا ۴۵

3. شیخ المشائخ پیر جیلانیؒ کا مسلک اور بریلوی مسلک

رضا خانی سیدنا عبدالقادر جیلانی کے پرلے درجے کے مخالف ہیں صرف پیٹ کے دھندے کیلئے ان سے عقیدت ومحبت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور یہ کہہ دیتے ہیں ان کے ارشاد گرامی قدر کے خلاف مسئلہ بتانا زہر قاتل ہے اور دنیا وآخرت کی خرابی وبربادی ہے۔
(فتاوی رضویہ قدیم۔ ج3۔ ص523)

تو ہم آپ کو وضاحت سے یہ بات بتا کر دینا چاہتے ہیں کہ بات بات پر یہ لوگ مخالفت کر کے اپنی دنیا وآخرت کو تباہ کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں

۱) حضرت شیخ جیلانی ماتم کا رد کرتے ہوئے کہ اگر عاشورہ کا یہ دن قائم کرنا جائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے تابعین بھی کرتے کیونکہ وہ اس بات کے زیادہ قریب اور زیادہ مستحق تھے۔
(غنیۃ الطالبین۔ ص94۔ ج2 قدیمی)

ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جتنی بدعات بھی رضا خانی حضرات نے نکالی ہوئی ہیں اگر وہ جائز ہوتیں تو صحابہ کرامؓ اور تابعین ضرور ان کو کرتے جیسے ماتم ان ہستیوں کا نہ کرنا دلیل ممانعت ہے اس طرح تمام بدعات کو ان کا نہ کرنا ممانعت اور ناجائز ہونیکی دلیل ہے جبکہ بریلوی دوست یہ کہہ دیتے ہیں کہ انکا نہ کرنا ہمارے لیے دلیل نہیں کہ ہم بھی نہ کریں کیونکہ ہمارے پاس اعلی حضرت بریلوی کی شخصیت ہے جنکو دیکھ کر صحابہ کرامؓ کی زیارت کا شوق کم ہو جاتا ہے وہ جو ہمیں کہہ رہے ہیں کہ کرو تم تو ہم ضرور کریں گے۔

۲) حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' اپنے دینی کاموں کو فقہاء پر پیش کرو (غنیۃ الطالبین۔ ص196۔ ج2 قدیمی) یعنی فقہا جو کہ ماہرین شریعت ہیں وہ قرآن وسنت کی روشنی میں تمہیں جو جائز بتائیں اس پر عمل کرو۔ اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔ کیونکہ فقہاء کا کام مسئلہ بتانا ہے بنانا نہیں ہے۔ یہ لوگ قرآن وسنت کی تہہ

میں چھپے ہوئے مسئلے نکال کرامت کو دیتے ہیں۔آپ آیئے رضا خانیت کی طرف کہ وہ کیا کہتے ہیں۔(i) مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں۔نماز جنازہ کے بعد دعاء کو فقہاء منع کرتے ہیں پھر آگے عبارات بھی نقل کی ہے (جاءالحق۔ص280)(ii) خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں۔فقہاء نے یہاں تک تصریح فرمائی کہ مسجدوں میں بلند آواز سے ذکر کرنا بھی مکروہ ہے(شمائم العنبر۔ص125) غرضیکہ جتنی بھی بدعات رضا خانیوں کے پاس ہیں ہرایک کو کسی نہ کسی فقیہہ نے ضرور بدعت قرار دیا ہے تو سرکار طیبہ ﷺ کا فرمان جو سرکار غوث زمان نے نقل کیا ہے اسکو دیکھا جائے تو ان بدعات کو کرنا چاہیے؟ ہرگز نہیں۔

۳) حضرت شیخ لکھتے ہیں اس شخص کیلئے کہ جو روضہ پاک کے پاس حاضر ہو اور آقا کی خدمت میں صلوۃ وسلام عرض کرنا چاہے وہ کیا کرے۔شیخ لکھتے ہیں منہ قبر شریف کی طرف کرے اور پیٹھ قبلہ کی طرف ہو اور پھر یہ دعا پڑھے السلام عليك ايها لنبی ورحمته الله و بر كاته اللهم صل على محمد و على آل محمد كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد (غنیۃ۔ص36۔ج1قدیمی)

لو جی پیران پیر تو وہاں بھی درود ابراھیمی پڑھنے کو کہہ رہے ہیں۔

جبکہ رضا خانی حضرات تو یہاں بھی درود ابراھیمی سے روکتے ہیں ملاحظہ فرمائیں

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں درود ابراھیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ اور ناجائز ہے (تفسیر نعیمی۔ج6۔ص110)

آپ ملاحظہ فرمائیں کہ کس قدر حضرت شیخ سے مخالفت وسینہ زوری ہے۔

بریلوی حضرات کا نظریہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا بے دینی اور بعض کے نزدیک کفر ہے اور یہ انتہائی برے معنیٰ کا احتمال رکھتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کیلیے استعمال نہیں کرنا چاہیے جبکہ حضرت شیخ لکھتے ہیں۔هذا خطاب لحاضر يا حاضراً عندی الخ۔(مجلس نمبر25۔فتح ربانی)

یہاں شیخ نے اللہ جل شانہ کیلئے حاضر کا لفظ استعمال کیا ہے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں جب نمازی ثناء پڑھے تو جان لے کہ انہ مخاطب من ھو سامع منہ مقبل علیہ ناظر الیہ (غنیۃ الطالبین۔ص192۔ج2قدیمی)
کہ وہ اس ذات سے مخاطب ہے جو اسکی بات سن رہی ہے اور اس کی طرف متوجہ ہے اور اسکو دیکھ رہی ہے۔

قارئین ذی وقار شیخ علیہ الرحمتہ نے یہاں اللہ تعالیٰ کیلیئے ناظر کا لفظ استعمال کیا ہے بریلوی اکابر نے حاضر و ناضر کے الفاظ اللہ جل شانہ کیلیئے استعمال کرنیکی تردید کی ہے۔دیکھیے فتاویٰ رضویہ، تسکین الخواطر، ندائے یارسول، وقار الفتاویٰ، وغیرہ۔

لیکن شیخ نے تو استعمال کیا ہے اب بریلوی حضرات یا تو اپنے فتوے واپس لیں یا اپنے مسلک کو غلط کہیں۔کیونکہ شیخ کا استعمال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یہ کہنا جائز ہے جبکہ تمھارے نزدیک ناجائز اب اپنی عاقبت کو خراب نہ کرو۔اور شیخ کی مان لو۔

۴) حضرت شیخ نے روافض کے بارے میں حدیث نقل کی ہے کہ ان کے ساتھ نہ کھاؤ نہ پیؤ نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرو۔الحدیث (غنیۃ۔ص163۔ج1۔قدیمی)

لیکن خانصاحب بریلوی کے سسر صاحب نواب کلب علی غالی شیعہ کے پاس ملازم تھے اور اعلیٰ حضرت بھی کئی دفعہ ان سے یعنی کلب علی سے ملنے کیلیئے گئے اور اپنی مستورات کو بھی لے کر جاتے رہے (انوار رضا) یہی شیعہ دوستی تو خانصاحب پر اثر چھوڑ گئی کہ خانصاحب نے سیدہ عائشہؓ کی توہین کی اور گندے شعر آپکی ذات کیطرف منسوب کیے۔اور شیعوں کے عقائد و نظریات کو اھلسنت کے عقائد نظریات کے لبادہ میں اپنے بریلوی حضرات کو دیئے جس پر وہ آج تک مست ہیں۔

۵) حضرت شیخ جیلانی لکھتے واستغفر لذنبك ای لذنب وجودك (سرالاسرار ص4۔العارفین) یعنی اے نبی اپنی خطاؤں کی معافی مانگتے رہا کریں یعنی اپنے وجود کی خطاؤں کی۔

قارئین ذی وقار کیسی صاف وشفاف عبادت ہے کہ لذنبك سے مراد سرکار طیبہ ﷺ کے

وجود مسعود کے ذنب ہیں لیکن خانصاحب بریلوی اور انکی رضا خانی ذریت کو داد دیجیے کہ قرآن مقدس کی تحریف کرتے ہوئے۔

ترجمہ: ایسے کرتے ہیں اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو (کنزالایمان)

آپ دیکھئے کہ خانصاحب نے کس بے دردی سے حضرت شیخ جیلانی کے فرمان ذی شان پر چھری چلائی ہے اور لوگوں کو یہ کہتے ہیں کہ انکی بات کی مخالفت کرنا زہر قاتل ہے اور دنیا و آخرت کی بربادی ہے تو پھر خانصاحب کو تیاری کر لینی چاہیے کہ انکی دنیا و آخرت ضرور خراب ہوگی۔

۶) حضرت شیخ جیلانی" لکھتے ہیں اللھم انی اسئالک بکل اسم ھو لک سمیت به نفسک او انزلته فی کتابک او علمته احد من خلقک او استاثرت به فی علم الغیب عندک۔

(غنیۃ۔ج2۔ص252۔قدیمی)

یعنی اے اللہ اپنے اس نام کے طفیل جو تو نے اپنی ذات کے واسطے مقرر فرمایا اور اپنی کتاب میں نازل کیا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا علم غیب میں اپنے پاس خاص کر لیا ہے (اور کسی کو نہیں بتایا)

معلوم ہوا کہ عندالشیخ علم غیب خالق دو جہاں کے پاس ہے اور اسکو اس ذات بابرکات نے اپنے واسطے خاص کر لیا ہے جبکہ رضا خانی دوست تو انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرام کو بھی علم غیب مانتے اور ساتھ یہ کہہ دیتے ہیں کہ جی ہم تو علم غیب عطائی مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کیلئے تو ذاتی خاص ہے نہ کہ عطائی۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ علم غیب کی قسم عطائی ہے نہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت کی تصریح کے مطابق جو انہوں نے ملفوظات میں کی ہے کہ علم جبکہ مطلق ہو اور خصوصاً جبکہ غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے۔ (ملفوظات۔حصہ سوئم۔ص 317)

معلوم ہوا کہ علم غیب و علم الغیب، عالم الغیب وغیرہ الفاظ صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہی استعمال ہو

سکتے ہیں مخلوق کیلئے استعمال قطعاً نہیں ہو سکتے۔

۷) شیخ جیلانی اپنی کتاب فتوح الغیب میں لکھتے" و ما کان فیه فتنة و هلا کا و مکرا من الله و امتحانا" (مقالہ نمبر 10)

یہاں شیخ نے خدا تعالٰی کے لیے مکر کا لفظ منسوب کیا ہے

جبکہ رضا خانی دین میں یہ فتویٰ موجود ہے

مولوی محبوب علی خان قادری برکاتی لکھتے ہیں اگر اللہ تعالٰی کو کسی ایسی صفت کے ساتھ متصف کیا جو اس کے لائق نہیں جیسے مکر۔۔۔۔۔۔۔تو کافر ہو گیا۔

(نجوم شھابیہ۔ص 9،10) اس پر 54 بریلوی اکابر کے تسخط ہیں۔

۸) مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں

کہ قادیانیوں کا بدترین کفر یہ ہے کہ وہ کافروں کی آیتیں مسلمانوں پر لگاتے ہیں

(نور الفرقان۔ص 688۔ادارہ کتب سلامیہ)

یعنی بتوں کے متعلق نازل ہونے والی آیات مسلمانوں پر فٹ کرنا بدترین کفر ہے بقول مفتی صاحب اب دیکھئے

شیخ جیلانی لکھتے ہیں:

وہ تیرا رب عزوجل ہے اس کے قبضے میں بادشاہوں کی پیشانی ہے اس کے ہاتھ میں لوگوں کے وہ دل ہیں جو بدن کا بادشاہ ہے اور انمیں متصرف ہے اور مخلوق کا مال اسی کا ہے مخلوق خدا کی طرف سے امین وکیل ہے اور تجھے دینے میں ان کے ہاتھ کی جنبش خدا کے اذن اور حکم سے اور اس کے جنبش دینے سے ہے۔اسی طرح مخلوق کا دینے سے باز رہنا بھی ہے۔اللہ تعالٰی نے فرمایا۔اللہ سے اس کے فضل کو طلب کرو۔اور فرمایا کہ جنکو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ تمھارے لیئے رزق کے مالک نہیں۔ (فتوح الغیب۔مقالہ نمبر 20)

یہ آیت بتوں کے متعلق نازل ہونا بریلویوں کے ہاں مسلم ہے جو شیخ جیلانی انسانوں پر فٹ کر رہے ہیں۔جن میں نیک اولیاء صلحاء سب ہیں۔

۹) شیخ جیلانی لکھتے ہیں لان الا شتغال بغیر اللہ عزو جل شرك۔(فتوح الغیب۔مقالہ نمبر 53)

کیونکہ غیر اللہ میں مشغول ہونا شرک ہے جبکہ اہل بدعت کا سارا کام ہے ہی غیر اللہ سے۔ مثلاً کہتے ہیں

اگر باب اجابت بند بھی ہو جائے تو کیا غم ہے
کھلتا رہتا ہے دروازہ معین الدین چشتی کا۔

۱۰) حضرت جیلانی لکھتے ہیں خدا کے رسول مقبول محمد ﷺ عاشورہ کے روز ہی پیدا ہوئے۔
(غنیۃ الطالبین۔ص 432)

جبکہ پوری دنیا میں ایک بھی بریلوی ایسا نہیں جو عاشورہ (10 محرم) کے دن جشن عید میلاد النبی مناتا ہو۔

۱۱) حضرت جیلانی لکھتے ہیں مسلمانوں کی عیدیں عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن۔
(غنیۃ الطالبین۔ص 346)

معلوم ہوا کہ حضرت جیلانی عید میلاد النبی کے قائل نہ تھے لیکن بریلوی حضرات عید میلاد النبی کو کفر و ایمان کا معیار سمجھتے ہیں۔

۱۲) بریلوی حضرات نبی کریم ﷺ کے لیے علم غیب مانتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ حضور ﷺ کو قیامت کے دن کا علم تھا۔ جبکہ حضرت شیخ عبدالقادر لکھتے ہیں ''خدا تعالیٰ نے جس چیز کو قرآن میں اس لفظ سے تعبیر کیا ہے۔''وما ادرٰک'' اسکی اطلاع خود رسول ﷺ کے دے دی۔ اور جو لفظ'' مایدریك ''میں آیا ہے اسکی اطلاع آپ ﷺ کو نہیں دی گئی۔ جیسے فرمایا گیا ہے ہوسکتا ہے کہ قیامت نزدیک ہو مگر اسکا وقت نہیں بتلایا۔ (قیامت کے وقت مقررہ کو اسی لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے) (غنیۃ الطالبین۔ص 358,359)

۱۳) حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس صورت میں جبرائیل علیہ السلام تشریف لاتے رہے ہیں اسکو پہچانتا رہا ہوں۔ مگر اس دفعہ اس صورت میں میں انکو

یک نہیں پہچان سکا۔ (غنیۃ الطالبین۔ص 128)
معلوم ہوا حضرت جیلانی کے ہاں نبی کریمؐ کے لیئے عقیدہ علم غیب درست نہیں۔
۱۴) حضرت شیخ لکھتے ہیں قبر کے اوپر ہاتھ نہ رکھے اور نہ ہی قبر کو بوسہ دے کیونکہ ہاتھ رکھنا اور بوسہ دینا یہودیوں کی عادت ہے۔ (غنیۃ الطالبین۔ص 85)
بریلوی حضرات آج کل درباروں، مزاروں پر کیا کیا کرتے ہیں سب کو معلوم ہے۔
۱۵) بریلوی حضرات کہتے ہیں کہ معجزہ نبی کا فعل ہوتا ہے جبکہ شیخ جیلانی حضرت موسیٰؑ کے عصا کا سانپ بن جانا کے متعلق لکھتے ہیں۔
ترجمہ: یہ (معجزہ) اللہ کا فعل ہے نہ کہ موسیٰ علیہ السلام کا۔ (الفتح الربانی۔مجلس نمبر 10)
۱۶) حضرت شیخ فرماتے ہیں اے قوم تم شریعت کے متبع بنو اور بدعتی نہ بنو۔
(الفتح الربانی۔مجلس نمبر 47)

اور جبکہ بریلوی حضرات بدعت میں دھنسے پڑے ہیں۔
۱۷) حضرت شیخ فرماتے ہیں قضاء الٰہی کو کوئی رد کرنے والا رد نہیں کر سکتا اور نہ کوئی روکنے والا روک سکتا ہے۔ (الفتح الربانی۔ملفوظات شریف)
جبکہ بریلوی حضرت شیخ جیلانی کو تقدیر کے بدلنے پر قادر مانتے ہیں۔
۱۸) حضرت جیلانی فرماتے ہیں "اے غیر خدا سے اشیاء مانگنے والے تو بیوقوف ہے جبکہ بریلوی حضرات غیر خدا سے مدد مانگنا دین ایمان مانتے ہیں۔
۱۹) حضرت جیلانی لکھتے ہیں توحید کو لازم پکڑو توحید کو لازم پکڑو توحید کو لازم پکڑو۔ تمام عبادتوں کا مجموعہ توحید ہے۔ (الفتح الربانی۔ص 778)
جبکہ بریلوی حضرات توحید کو کبھی وہابیت کی ایجاد لکھتے ہیں کبھی کہتے ہیں شیطان بڑا موحد تھا کبھی کہتے ہیں توحید تو شیطان کو بھی حاصل تھی کبھی کہتے ہیں کہ توحید پر نجات نہ ہوگی۔
۲۰) بریلوی حضرات اولیاء سے استمداد کرتے ہیں اپنی حاجات میں اولیاء سے مدد مانگتے ہیں اور اسکو بڑا فخر سمجھتے ہیں جبکہ شیخ لکھتے ہیں "کل بھلائیاں اور عطائیں دینا، منع کرنا، امیر

بنانا، فقیر کر دینا اسی کے ہاتھ میں ہے عزت وذلت بھی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے غیر کے قبضہ میں کچھ نہیں پس عقلمند وہی ہے جو اس کے دروازے کو لازم پکڑے اور غیر کے دروازے سے منہ پھیر لے۔ (الفتح الربانی۔ مجلس نمبر 3) مزید لکھتے ہیں جو شخص نقصان و نفع کو غیر اللہ کی طرف سے سمجھے وہ اللہ کا بندہ نہیں ہے وہ اسی غیر کا بندہ ہے جس کی طرف سے نفع ونقصان کو سمجھا۔ (مجلس نمبر 23) مزید لکھتے ہیں جس نے مخلوق سے طلب گاری کی پس وہ اللہ کے دروازے سے اندھا ہو گیا۔ (الفتح الربانی۔ ص 640)

مزید لکھتے ہیں جو کچھ کہنا سننا ہو اپنے رب سے کہے سنے اور اپنی ہر ضرورت حق تعالیٰ سے طلب کرے۔ (غنیۃ الطالبین۔ حصہ دوئم)

(یہ چند باتیں صرف نمونے کے طور پر لکھی ہیں)